177415-خاوند بیوی کی طرف سے زکاۃ ادا کر سکتا ہے۔

سوال

سوال : میرے پاس بینک میں رقم موجود ہے جس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے ، میں جب ملازمت کرتی تھی تو زکاۃ بھی ادا کرتی تھی ، لیکن شادی کے بعد میں نے ملازمت چھوڑ دی ، میں نے اپنی اس رقم کا منافع اپنے گھر والوں کو ضروریات پوری کرنے کیلئے دے رکھا ہے ، چنانچہ اس منافع میں سے میں زکاۃ ادا نہیں کر سکتی ، تو کیا میرا خاوند میرے اس مال کی زکاۃ ادا کر سکتا ہے ؟ کیونکہ میں نے اپنے خاوند کی وجہ سے ہی ملازمت چھوڑی ہے ، اور یہی ملازمت میری آمدن کا ذریعہ تھی ، اور اسی سے میں زکاۃ بھی ادا کرتی تھی ۔

پسندیدہ جواب

اول :

اگر مال کا نصاب پورا ہونے کے بعد اس پر سال بھی گزر جائے تو اس کی زکاۃ دینا واجب ہے ۔

دوم :

زکاۃ ایک عبادت ہے ، بلکہ اسلام کا ایک رکن ہے ، اور عبادت کیلئے اصول یہ ہے کہ خود ہی کی جائے گی ، کوئی دوسرا نہیں کر سکتا ، ماسوائے ایسی عبادات کے جن کیلئے استثنا موجود ہے ۔

تاہم اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے زکاۃ ادا کر دے تو زکاۃ ادا ہو جائے گی ، بشرطیکہ اس کی اجازت حاصل ہو ، چاہے اصل شخص زکاۃ ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو ، اور اسی طرح زکاۃ ادا کرنے والا خاوند ، قریبی رشتہ دار ، یا کوئی بھی اجنبی شخص ہو سکتا ہے ۔

حجاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"کسی کی طرف سے زکاۃ اسی وقت ادا ہو گی جب زکاۃ ادا کرنے والا اصل ذمہ دار کسی کو ذمہ داری سونپے"
اس پر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"۔۔۔ اس بنا پر اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے اجازت کے بغیر ہی زکاۃ ادا کرے تو یہ زکاۃ کافی نہ ہو گی؛ کیونکہ زکاۃ ادا کرنے کی اصل ذمہ داری جس پر ہے اس نے اس کو اجازت ہی نہیں دی" انتہی
"الشرح الممتع" (6/202)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے استفسار کیا گیا :
"کیا میرے خاوند کیلئے میری طرف سے زکاۃ ادا کرنے کی اجازت ہے ؟ واضح رہے کہ جس مال پر زکاۃ واجب ہو رہی ہے یہ اسی نے مجھے دیا تھا ؟ "
تو انہوں نے جواب دیا :
"آپ کے مال پر اس وقت زکاۃ واجب ہے جب آپ کے پاس نصاب کے برابر یا نصاب سے زیادہ سونا چاندی ، اور دیگر ایسی اشیاء ہو جن پر زکاۃ لاگو ہوتی ہے ، تاہم اگر آپ کی طرف سے خاوند زکاۃ ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے ، اسی طرح آپ کی طرف سے آپ کا والد ، بھائی ، اور کوئی بھی شخص زکاۃ ادا کر سکتا ہے ، اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔۔۔ " انتہی
"مجموع الفتاوی" (14/241)

دائمی فتوی کمیٹی (9/268) کے علمائے کرام سے پوچھا گیا :

ایک عورت کے پاس سونے کے زیورات ہیں، اوراس کے خاوند نے ان کی زکاۃ ادا نہیں کی، توکیا خاتون خود زکاۃ ادا کرے ؟ اس کے پاس نقدی رقم بھی نہیں ہے، توکیا کچھ سونا بیچ کر زکاۃ ادا کردے ؟

توانہوں نے جواب دیا :

"طلائی سونا ہویا کسی اور شکل میں بہر صورت سونے کی مذکورہ مالکن پر اس سونے کی زکاۃ ادا کرنا واجب ہے، چاہے اس سونے میں سے کچھ کو بیچ کر ادا کرے یا اپنے پاس دیگر مال سے زکاۃ ادا کرے، اوراگر اس کی اجازت سے خاوند یا کوئی اور شخص ادا کردے تو یہ جائز ہوگا" انتہی

دائمی فتوی کمیٹی برائے علمی تحقیقات والافتاء

رکن : عبداللہ بن قعود

رکن : عبداللہ بن غدیان

نائب صدر برائے کمیٹی : عبدالرزاق عفیفی

صدر : عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

واللہ اعلم.